© rasailojaraid.com

پروفیسر ساجد میر ایم اے

فقہ الحدیث　　قسط نمبر ۱۷

موزوں اور جرابوں پر مسح

احادیثِ جواز

وضو کے سلسلہ میں قرآنِ مجید کا صحیح قراءت کے مطابق حکم تو یہی ہے کہ "وَاغْسِلُوْا .... اَرْجُلَکُمْ" (اپنے پاؤں دھولو) مگر حدیثِ صحیح سے اس حکم میں ایک تخصیص واستثناء بھی ثابت ہے صحابیِ رسول (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تابعین کی ایک جماعت کی موجودگی میں وضو کیا، مگر پاؤں دھونے کی بجائے اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ ان سے جب اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ[۱]

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا تو اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

اسی طرح مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

شارحینِ حدیث فرماتے ہیں:

اَلْمَسْحُ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ کَانَ ھُوَ الْمَقْصُوْدُ وَجَاءَ الْمَسْحُ عَلَی النَّعْلَیْنِ تَبَعًا

---

[۱] متفق علیہ عن ہمام النخعی ... [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اصل مقصود تو جرابوں پر مسح تھا، ان پر مسح کرتے ہوئے جوتوں پر بھی مسح ہو گیا۔

ایک اور روایت میں صفوانؓ بن عسال فرماتے ہیں:

كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ وَلَا نَنْزِعَهَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ [1]

ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے ہمیں حکم دیا، کہ ہم پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے موزے اتار کر (وضو) نہ کریں البتہ جنابت (کا غسل) ہو تو اتار دیں۔

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد منقول ہے:

إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيُصَلِّ وَلَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ [2]

جب تم میں سے کوئی وضو کر کے موزے پہنے تو اسے آئندہ نماز کے وضو کے لیے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں سوائے حالتِ جنابت کے۔

محدثین کی رائے

ان احادیث کے پیشِ نظر خاتمۃ الحفاظ شارحِ بخاری حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں ارشاد فرماتے ہیں:

قَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِنَ الْحُفَّاظِ بِأَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهُ فَجَاوَزُوا الثَّمَانِينَ مِنْهُمُ الْعَشَرَةُ

حفاظِ حدیث کے ایک معتد بہ گروہ نے صراحت کی ہے کہ موزوں پر مسح کی احادیث "متواتر" (اور اس لحاظ سے حجت قطعی) ہیں اور بعض حفاظ نے اس کے راویوں کی تعداد جمع کی تو وہ اسّی سے بڑھ گئی جن میں عشرہ مبشرہ جیسے جلیل القدر صحابہؓ بھی شامل ہیں۔

امام نوویؒ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

---

[1] ترمذی [2] رواہ الدارقطنی والحاکم وصححہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اجمع من یعتد بہ فی الاجماع علی جواز المسح علی الخفین فی السفر والحضر سواء کان لحاجۃ او غیرھا

قابلِ ذکر علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ سفر و حضر میں ضرورت و مجبوری کے تحت یا بلا ضرورت و مجبوری کے موزوں پر مسح ہو سکتا ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ صراحت بھی ضروری ہے کہ جریر بن عبداللہؓ جن کی متفق علیہ روایت مسح خفین کے جواز میں اوپر مذکور ہو چکی ہے، سورہ مائدہ (جس میں وضو اور پاؤں دھونے کے متعلق مندرجہ بالا قرآنی حکم ہے) کے نزول کے بعد ۱۰ھ میں ایمان لائے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیت کا حکم پہلے آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیِ خفی سے بعد میں اس کے اندر تخصیص و استثناء کی یہ صورت بیان فرمائی۔ اگر حضرت جریرؓ کی روایت پہلے کی ہوتی تو کہا جا سکتا تھا کہ آیت نے اس اجازت کو منسوخ کر دیا، مگر اب یہ دعوےٰ نہیں ہو سکتا۔

جرابوں پر مسح

چمڑے کے موزوں پر مسح تو اکثر فقہاء و محدثین کے نزدیک ثابت ہے۔ سوتی اور اونی جرابوں پر مسح کے جواز کے سلسلہ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ جرابوں پر مسح کے جواز میں مغیرہ بن شعبہؓ کی مذکورۃ الفوق حدیث موجود ہے جسے ترمذیؒ نے "حدیث حسن صحیح" فرمایا ہے۔ مگر ابوداؤدؒ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں تاہم امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں علیؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، براءؓ بن عازب، ابوامامہؓ وغیرہ جلیل القدر صحابہؓ جرابوں پر بھی مسح فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ وغیرہ کا موزوں پر مسح بھی وارد ہے[۱]

حنفی فقہاء میں سے امام ابویوسفؒ و محمدؒ جرابوں پر مسح کے قائل ہیں[۲] مگر وہ یہ شرط لگاتے ہیں کہ جرابیں موٹی ہوں اور ان میں سے جلد نظر نہ آئے مگر امام ابوحنیفہ موٹی جرابوں پر بھی مسح کے قائل نہ تھے البتہ کہا جاتا ہے کہ آپ اپنے مرضِ وفات میں اس رخصت پر عمل کرنے کی طرف راغب ہوئے،

ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْجَوَازِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةٍ وَمَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ

۱؎ فقہ السنہ ۱:۵۰ ۲؎ ایضاً ۱/۱ ۳؎ ایضاً، ہدایہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التخیین فی مرضہ وقال لعوادہ فعلت ماکنت انھی عنہ [1]

اپنی وفات سے تین یا سات دن پہلے آپ نے جواز کی طرف رجوع کیا اور اپنی موٹی جرابوں پر مسح کرتے ہوئے اپنے تیمارداروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، میں نے وہ کام کیا ہے جس سے پہلے میں منع کیا کرتا تھا۔

سفیان ثوریؒ، عطاؒ، حسنؒ، ابن مبارکؒ اور سعید بن المسیبؒ بھی جرابوں پر مسح کے قائل ہیں [2]

عام جرابوں پر مسح

چمڑے کے موزوں اور موٹی سوتی یا اونی جرابوں پر قیاس کرکے یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی بھی جراب جو "لفافۃ الرجل" (پاؤں کو ڈھانپنے) کے کام آئے اس پر مسح ہو سکتا ہے اور سردی، زخم یا ایسے ہی پاؤں کو ننگا رکھنے سے بچانے کے لیے کم موٹائی والی جراب بھی اگر پہنی ہو تو اس پر مسح درست ہے اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہؒ اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں:

فمن تدبر الفاظ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم واعطی القیاس حقہ علم ان الرخصۃ منہ فی ھذا الباب واسعۃ وان ذلک من محاسن الشریعۃ ومن الحنیفیۃ السمحۃ التی بعث بھا [3]

جو بھی اس سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پر غور کرے اور کا حقہ، قیاس شرعی کرے وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ آپؐ نے اس سلسلہ میں وسیع رخصت دی ہے اور رخصت کا وسیع ہونا ہی شریعت اسلامی کی خوبی اور اس دین حنیف کی آسانی کا ثبوت ہے جسے دے کر آپؐ کو بھیجا گیا ہے۔

درست بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر تساخین (موٹی اونی یا سوتی جرابوں) پر مسح جائز ہو تو عام سوتی و اونی جرابوں پر بھی ہونا چاہیئے کیونکہ حدیث میں "جوربین" کے ساتھ موٹی یا پتلی کی قید نہیں۔ اسی طرح موٹی نائلون کی جرابیں بھی ہیں۔ البتہ اگر بالکل باریک نائلن ہو جس میں پاؤں کی جلد صاف جھلکتی ہو تو اگرچہ اس پر مسح نہ ہو سکنے کے حق میں کوئی بالکل صریح دلیل نہیں اور ان کو بھی

---

[1] فقہ السنۃ ۱/۷۰ [2] نیل الاوطار، فقہ السنۃ ۱/۷۰ [3] بحوالہ فقہ السنۃ ص ۱۰۹، ۱۰۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک لحاظ سے خفین وجوربین پر قیاس کیا جا سکتا ہے، تاہم اس خیال سے ان پر مسح سے احتراز کیا جائے تو بہتر ہے کہ ان میں خفین وجوربین کے برعکس پاؤں بالکل صاف نظر آتا ہے اور وہ "ساتر" نہیں ہیں۔

شرطِ مسح

موزوں اور جرابوں پر مسح جائز ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ انہیں اس وقت پہنا گیا ہو جب پہننے والا با وضو تھا۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا ارادہ فرمایا تو میں شوقِ خدمت میں آگے بڑھا کہ آپؐ کے موزے اتاروں مگر آپ نے فرمایا[۱]:

دَعْهُمَا فَاِنِّیْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ — چھوڑ دو میں نے انہیں بحالتِ وضو پہنا تھا۔

مسندِ حمیدی میں بھی روایت ہے[۲] صحابہؓ نے پوچھا:

ایمسح احدنا علی الخفین ؟ کیا ہم موزوں پر مسح کر لیا کریں۔

فرمایا:- نعم اذا ادخلهما و هما طاهرتين۔ ہاں، جب موزے بحالتِ وضو پہنے ہوں۔

اس بنیادی شرط پر بعض فقہا نے جن شروط کا اضافہ کیا ہے ——— مثلاً یہ کہ موزے یا جرابیں بغیر باندھے ہوئے پاؤں پر ٹکنے والی ہوں۔۔۔۔۔ان کا کوئی ثبوت حدیث میں نہیں۔ آخری شرط (موزوں اور جرابوں کا بالکل پھٹا ہوا نہ ہونا یا ایک خاص حد سے زیادہ پھٹا ہوا نہ ہونا) بالخصوص زیادہ مشہور ہے مگر درست یہی ہے کہ موزہ یا جراب سے جب تک عادتاً پاؤں پر پہننے کا کام لیا جاتا ہے اس پر مسح بھی ہو سکتا ہے۔ امام ثوریؒ فرماتے ہیں[۳]:

كَانَتْ خِفَافُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ لَا تَسْلَمُ مِنَ الْخُرُوْقِ كَخِفَافِ النَّاسِ فَلَوْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ حَظْرٌ لَوَرَدَ وَنُقِلَ عَنْهُمْ

مہاجر و انصار صحابہ کے موزے بھی عام لوگوں کے موزوں کی طرح پھٹتے تھے، موزے پھٹنے سے مسح میں کوئی حرج ہوتا تو ان سے اس سلسلہ میں ضرور کوئی روایت ہوتی۔

(باقی باقی)

---

۱ متفق علیہ ۲ بحوالہ فقہ السنہ ص ۶۰ ۳ ایضاً ص ۶۱

© rasailojaraid.com